107817
Rs: 3/-

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی
جلد ۱۵ شمارہ ۳۲ ۔ ۲۳ تا ۲۹ اگست ۲۰۰۲ء ۱۳ تا ۱۹ جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ

صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کا

دورۂ گجرات

کیا مودی حکومت کے لئے فرد جرم ثابت ہوگا؟

اپنے احساسات کے اظہار کے لئے ڈاکٹر کلام نے جو لب و لہجہ اختیار کیا ہے اس نے صدر کے احساسات کو مودی کے خلاف فرد جرم میں تبدیل کر دیا ہے۔

گذشتہ ۲۸ فروری سے مسلسل تین ماہ تک گجرات میں جو کچھ ہوا اور جس ہولناک انداز میں فرقہ پرست عناصر نے وہاں مسلسل تین ماہ تک مسلمانوں کا قتل عام کیا کون ایسا شخص ہوگا جس کے سینہ میں دھڑکتا ہوا دل ہو اور وہ اس سے متاثر ہوئے بغیر رہ جائے۔ خاص طور پر ایسے حالات میں جب قتل عام منظم اور منصوبہ بند ہو اور اسے اقتدار کی سرپرستی بھی مل جائے تو وہ کتنا خطرناک ہو سکتا ہے اس کا اندازہ بھی وہی لوگ لگا سکتے ہیں جو آزمائش کے اس دور سے یا تو گذرے ہوں اور یا پھر وہ اپنے دل میں ایک حساس دل رکھتے ہوں۔ ملک کے نو منتخب صدر جمہوریہ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام بھی چونکہ ایک حساس اور انسانیت کا درد رکھنے والے لوگوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے اپنے انتخاب کے ایک ماہ بعد ہی گجرات کے پچھلے دنوں سے تباہ حال اور پھر فرقہ وارانہ قتل عام کے شکار عوام کی خبر گیری ضروری سمجھی۔ محترم صدر جمہوریہ نے ۱۰ اور ۱۱ اگست کے اپنے دو روزہ دورۂ گجرات میں حالات کو جس طرح گہری نظر سے دیکھنے کی کوشش کی وہ انتہائی لائق تعریف ہے اور حالانکہ ریاست کی نازی مودی حکومت نے پوری کوشش کی کہ صدر محترم کی آزادانہ گفتگو اور ان کی خواہش پوری نہ ہو سکے لیکن وہ اپنی خواہش کو دبانے کی بھرپور کوشش کی ہے مگر ڈاکٹر عبدالکلام کو جب بھی موقع ملا انہوں نے عوام تک پہنچ کر ان کا دکھ درد سنا اور ان کی احوال، بدحالی اور اپنے ساتھ موجود افسران کو بشمول نریندر مودی انتہائی سنجیدہ انداز میں ہدایت کی کہ وہ متاثرین کی داد رسی اور ان کی بازآبادکاری کو جلدی سے جلدی یقینی بنائیں۔

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں ہے کہ حالانکہ گجرات کے حالیہ قتل عام کے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرتے ہوئے عزت مآب صدر جمہوریہ نے اپنے عہدے کے وقار کے مطابق عمل کرتے ہوئے کسی فرد یا حکومت کے خلاف کوئی ایسا تبصرہ کرنے سے گریز کیا ہے جو کسی سیاسی تنازعہ کا سبب یا سیاسی لیڈروں کو اپنی سیاسی دکانیں چمکانے کے لیے ہتھیار بن سکے لیکن انہوں نے اپنے دورہ میں افسران اور مودی کو جس سنجیدہ اور تشویشناک لہجے کے ساتھ متاثرین کے ساتھ انصاف کرنے، انہیں فوری ریلیف مہیا کرنے اور جلدی سے جلدی ان کی بازآبادکاری کی جو ہدایت دی ہے اس نے نہ صرف ان کے قلبی احساسات کو اجاگر کر دیا ہے ملک کے والوں کو یہ پیغام بھی دے دیا ہے کہ حکومت بہرحال اپنی ذمہ داری سے بچ نہیں سکتی۔

صدر جمہوریہ کے اس دورے سے مودی حکومت اور بی جے پی قیادت کے ان دعووں کی قلعی بھی کھل گئی ہے کہ ریاست میں اس وقت مکمل امن وامان ہے اور وہاں اسمبلی انتخابات کے لیے حالات سازگار ہیں۔ اپنے دورہ میں صدر جمہوریہ نے خود دیکھ لیا ہے کہ آج بھی ہزاروں افراد اپنے گھروں سے دور ریلیف کیمپوں میں پڑے ہوئے ہیں اور یا پھر بے یار و مددگار سڑکوں پر اپنے دن بتا رہے ہیں۔

> **ریلیف کیمپوں کے دورے نے مجھے ہلاکر رکھ دیا ہے اور گجرات کا یہ فساد ہمیں سبق دیتا ہے کہ فرقہ پرستی اور تشدد کے خلاف تحریک اب وقت کی پکار بن چکی ہے**

ریاستی حکومت کی یہ بھرپور کوشش رہی کہ صدر جمہوریہ کے سامنے حقائق نہ آسکیں اس نے ایک دن پہلے ان ریلیف کیمپوں اور علاقوں کی خوب صفائی کرادی تھی جہاں ریاستی حکومت نے صدر جمہوریہ کے دورہ کا پروگرام رکھا تھا جبکہ ایسے بہت سے علاقوں اور ریلیف کیمپوں میں صدر کو جانے نہیں دیا گیا جہاں حکومت مناسب انتظام نہیں کر سکی۔ شاہ عالم کیمپ اس کی ایک زندہ مثال ہے جہاں ہزاروں افراد بے کسی اور بے بسی کی زندگی گذار رہے ہیں۔ اخبارات کی اطلاع تو یہاں تک بھی ہے کہ صدر جمہوریہ کے دورہ گجرات سے صرف ایک دن پہلے مودی حکومت نے ریلیف کیمپوں میں موجود متاثرین میں ریلیف بھی تقسیم کرائی تاکہ صدر کے سامنے کہا جا سکے کہ کیمپوں میں ابھی حال ہی ریلیف تقسیم کی گئی ہے۔ کیمپوں میں موجود کچھ خاص لوگوں سے صدر کے سامنے کہلوایا بھی گیا کہ اب انہیں کوئی پریشانی نہیں ہے۔

صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام نے حالانکہ گجرات کا دورہ کرکے مظلوم عوام کے زخموں پر مرہم لگانے کی بھرپور کوشش کی ہے مگر مودی حکومت نے اپنی شاطرانہ چالوں کے ذریعہ اس دورہ کو

محمد سالم جامعی

جس طرح اپنے حق میں استعمال کرنے کی کوشش کی ہے اسے بہر حال افسوسناک ہی کہا جائے گا۔ مودی حکومت نے صدر جمہوریہ کی خواہش کے علی الرغم صرف ان علاقوں میں صدر کو لے جانے کا پروگرام بنایا جہاں اب حالات معمول پر ہیں۔ شاطر مودی صدر جمہوریہ کو شاہ عالم کیمپ نہیں لے گئے حالانکہ صدر نے وہاں جانے کی خواہش ظاہر کی تھی اسی طرح وہ بہت سے مقامات بھی دورہ سے نکال دیئے گئے جہاں ڈاکٹر عبدالکلام جا کر بچشم خود حالات کا جائزہ لینا چاہتے تھے لیکن اس کے باوجود مودی حکومت صدر محترم کو اپنے احساسات کے اظہار سے نہیں روک سکی۔

صدر محترم ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام نے ریلیف کیمپوں کا دورہ کرنے کے بعد بہت ہی دکھ بھرے انداز میں کہا کہ "ریلیف کیمپوں کے دورے نے مجھے ہلاکر رکھ دیا ہے اور گجرات کا یہ فساد ہمیں سبق دیتا ہے کہ فرقہ پرستی اور تشدد کے خلاف تحریک اب وقت کی پکار بن چکی ہے۔" ڈاکٹر کلام نے کسی کا نام لئے بغیر خطاب کئے بغیر ریاستی حکومت سے کہا کہ "فرقہ وارانہ تشدد میں بچے ہوئے لوگوں کی فائلوں کو دور کرنے کیلئے ایماندارانہ اور مستقل مزاجی سے کارروائی کی جانی چاہیے۔" حالانکہ صدر جمہوریہ نے اپنے کی

(باقی صفحہ پر)

امیر الہند مدظلہٗ کا دورۂ یوروپ وامریکہ

جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم ۱۸ اگست ۲۰۰۲ء کو دو ہفتے کے لئے یوروپ و امریکہ کے دینی مدارس و مکاتب کے ذمہ دار حضرات اور جماعتی احباب و رفقاء و متوسلین کی دعوت پر انگلینڈ کے دورے پر تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت والا اپنے اس قیام میں یوروپ و امریکہ کے متعدد ملکوں میں تشریف لے جائیں گے اور دینی اداروں اور جلسوں سے خطاب فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا کے اس دورے کو یوروپ و امریکہ کے مسلمانوں کے لیے خیر و فلاح کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

دو دہائیوں سے مسلسل جنگ سے تباہ افغانستان

تعمیر نو کے لئے یورپ کی سرد مہری کا شکار

افغان حکومت کو اس وقت فوری طور پر جو کام کرنے چاہئیں ان میں سرفہرست یہ ہے کہ انتظامی ڈھانچہ بہتر بنائے اور ملک میں امن وامان قائم کرے

اسلام کے ساتھ مغربی عداوت / کچھ تازہ نمونے

تحریر: مولانا محمد اسجد قاسمی

افغان عوام کا انحصار جیتے جی زراعت پر رہا ہے۔ لیکن ستم یہ ہے کہ ایک تہائی آبپاشی کا نظام تباہ ہو چکا ہے۔

مظلوموں کی فریاد و ارا گست کے استقبال میں

عبد السلام آصف بستوی

ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

گجرات کے اسمبلی انتخابات

بی جے پی کا جلد کرانے پر اصرار کیوں

گجرات جو گذشتہ چھ ماہ سے مسلسل کشیدگی کا شکار ہے اور جس کے بارے میں یہ بات یقین سے نہیں کہی جاسکتی کہ وہاں بہر صورت امن قائم ہوگیا ہے۔ اس وقت اسمبلی انتخابات کے عنوان پر موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ گجرات میں برسراقتدار بی جے پی اس بات پر مصر ہے کہ اب جبکہ وہاں قبل از وقت اسمبلی تحلیل کردی گئی ہے بہر صورت اکتوبر سے پہلے پہلے انتخابات کا انعقاد ضروری ہے۔ بی جے پی کے نئے ترجمان اور سابق وزیر قانون ارون جیٹلی تو یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ اگر اکتوبر تک وہاں انتخابات نہ ہوئے تو وہاں قانونی بحران پیدا ہو جائے گا۔ ان کا کہنا ہے کہ دستور کی دفعہ ۱۷۴-الف کے تحت اسمبلی کے دو اجلاس کے درمیان چھ ماہ سے زائد مدت کا فاصلہ نہیں ہوسکتا جبکہ ملک کے دوسرے ماہرین قانون کا کہنا ہے کہ دستور کی یہ دفعہ زندہ اسمبلی کے لیے ہے اور اگر اسمبلی تحلیل کردی گئی ہے تو پھر یہ فیصلہ کرنا الیکشن کمیشن کا کام ہے کہ وہ کب انتخابات کراتا ہے۔

دراصل گجرات میں فرقہ پرست سنگھ پریوار نے جو کھیتی بوئی ہے اسے وہ عین شباب پر کاٹ لینا چاہتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ جیسے جیسے اس پر وقت گزرتا جارہا ہے گجرات کے ہندو عوام کے اوپر سے ہندوتو کا جادو ختم ہوتا جارہا ہے اور غالباً اسی کے لیے ارون جیٹلی جیسے بی جے پی کے تھنک خوار دستور کی دفعات کی نت نئی وضاحتیں کرتے پھر رہے ہیں۔

یہ بات بہر حال خوش آئند ہے کہ بی جے پی اور سنگھ کے علاوہ کسی بھی سیاسی، سماجی اور عوامی تنظیم یا فرد نے گجرات میں اسمبلی انتخابات کو صحیح نہیں گردانا ہے۔ خود الیکشن کمیشن بھی غالباً اس حق میں نہیں ہے کہ وہاں جلدی انتخابات کرائے جائیں حالانکہ مرکزی وریاستی حکومتوں کا الیکشن پر زبردست دباؤ ہے لیکن اس کے باوجود ابھی تک الیکشن کمیشن اس کے لیے تیار نہیں ہوسکا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر مسٹر لنگ ڈوہ تو گذشتہ ماہ ہی کہہ چکے تھے کہ گجرات میں اسمبلی انتخابات کے لیے ابھی حالات سازگار نہیں ہیں۔ اس کے بعد جب ان پر مرکزی حکومت کا دباؤ پڑا تو انھوں نے اپنے موقف کی وضاحت اور اسے صحیح قرار دینے کے لیے پہلے الیکشن کمیشن کے افسران پر مشتمل ایک نورکنی ٹیم گجرات بھیجی جس نے پورے پانچ دن گجرات کے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرکے وہاں کے حالات کا سیر حاصل جائزہ لیا اور واپس دہلی آکر اپنی رپورٹ میں صاف صاف کہہ دیا کہ گجرات میں ابھی حالات اسمبلی انتخابات کے لائق نہیں ہیں۔ نہ تو متاثرین ریلیف کیمپوں سے ابھی اپنے گھروں کو لوٹنے کی پوزیشن میں ہیں اور نہ ہی ووٹرلسٹوں پر ابھی نظر ثانی ممکن ہے۔ اس نورکنی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں صاف لکھا ہے کہ اگر موجودہ حالات میں وہاں الیکشن کرائے گئے تو جہاں لاکھوں ووٹر اپنے حق رائے دہی سے محروم رہ جائیں گے وہیں دوبارہ فرقہ وارانہ کشیدگی بھی پیدا ہوسکتی ہے۔ اس نورکنی ٹیم کی اس رپورٹ کے بعد پھر الیکشن کمیشن نے گجرات کا تین روزہ دورہ کیا ہے جس کی حالانکہ تادم تحریر حتمی رپورٹ تو سامنے نہیں آسکی ہے مگر الیکشن کمیشن کے تینوں ارکان کے جو احساسات منظر عام پر آئے ہیں وہ کھلے طور پر یہ بتارہے ہیں کہ الیکشن کمیشن کے نزدیک ابھی گجرات کے حالات اسمبلی انتخابات کا تحمل نہ کرسکیں گے اور غالباً الیکشن کمیشن کے ارکان کے ان احساسات کے منظر عام پر آنے کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ بی جے پی اور گجرات کے ہزاروں مسلمانوں کا قاتل اور گجرات کا ہٹلر نریندر مودی بری طرح بوکھلاہٹ کا شکار ہورہے ہیں۔

یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ہماری مرکزی وزارت داخلہ جو پورے ملک میں مجموعی طور پر لا اینڈ آرڈر اور قانون وانصاف کی بحالی کی ذمہ دار ہے اپنے متضاد بیانات سے اس معاملے کو الجھانے کی سازش کررہی ہے۔ وزیر داخلہ اور نائب وزیر اعظم مسٹر لال کرشن اڈوانی ایک طرف تو الیکشن کمیشن کے خلاف بی جے پی کے کارکنوں کو یہ کہہ کر اکسانے میں لگے ہوئے ہیں کہ الیکشن کمیشن کا کام انتخابات کا انتظام کرنا ہے لا اینڈ آرڈر کی ہماری ذمہ داری ہے اور دوسری طرف اپوزیشن کی نکتہ چینی سے بچنے کے لیے الیکشن کمیشن کے حدود واختیارات کے احترام کا بھی اعلان کررہے ہیں۔

جواهر القرآن

سورہ ہود : ۱۱
ترجمہ آیات : ۶۵-۶۹
حضرت شیخ الہندؒ

○ پھر اس کے پاؤں کاٹ ڈالے تب کہا فائدہ اٹھالو اپنے گھروں میں تین دن یہ وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا ف۱

○ پھر جب پہنچا حکم ہمارا بچا دیا ہم نے صالح کو اور جو ایمان لائے اس کے ساتھ اپنی رحمت سے اور اس دن کی رسوائی سے ف۲ بیشک تیرا رب وہی ہے زور والا زبردست۔

○ اور پکڑ لیا ان ظالموں کو ہولناک آواز نے پھر صبح کو رہ گئے اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے ف۳

○ جیسے کبھی رہے ہی نہ تھے وہاں ف۴ سن لو ثمود منکر ہوئے اپنے رب سے سن لو پھٹکار ہے ثمود کو ف۵

○ اور البتہ آچکے ہیں ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر بولے سلام وہ بولا سلام ہے پھر دیر نہ کی کہ لے آیا ایک بچھڑا تلا ہوا ف۶

فوائد: ——— علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

ف۱ حضرت صالح علیہ السلام سے قوم نے معجزہ طلب کیا تھا، وہ انھیں دکھلایا۔ اس واقعہ کی پوری تفصیل اور اختلافی کی تشریح سورہ "اعراف" میں آٹھویں پارہ کے تحت میں گزر چکی ہے۔ وہاں ملاحظہ کرلی جائے۔

ف۲ یعنی جب عذاب بھیجا تو ہم نے صالح اور ان کے ساتھیوں کو بچا دیا۔ [illegible] اس دن کی رسوائی سے "ومن خزی یومئذ" [illegible] کی شرح و تفصیل ہے۔

ف۳ یعنی جسے چاہے ہلاک کرے اور جسے چاہے بچالے۔

ف۴ یعنی ایسے ملیامیٹ ہوگئے، حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں [illegible]

ف۵ یعنی [illegible] آیات اللہ اور رسول سے منکر ہو [illegible]

ف۶ اس سورہ کے قصص کی ترتیب "اعراف" کی ترتیب کے موافق ہے۔ صرف قوم لوط کے قصہ سے پہلے یہاں ابراہیم علیہ السلام کا تھوڑا سا قصہ بیان فرمایا ہے۔ [illegible]

زمزم پیتے وقت

[illegible] جس مقصد سے بھی پیا جائے گا اللہ تعالیٰ وہ مقصد پورا فرمائے گا۔ [illegible] سے اس موقع پر دعا بھی منقول ہے۔

انوار الاحادیث

ہمارے خیال میں اس وقت گجرات میں اسمبلی انتخابات کا معاملہ کوئی سادہ معاملہ نہیں ہے۔ وہاں مسلمانوں کے قتل عام کے نشانات ابھی بھی تازہ موجود ہیں۔ اسمبلی انتخابات [illegible]

ہر باشعور اور محب وطن شہری گجرات میں انتخابات کی مخالفت کررہا ہے۔ بی جے پی اور سنگھ پریوار کے اپنے مقاصد ہیں اور چونکہ وہ گجرات کو ہندوتو کی تجربہ گاہ [illegible] ان سے منسوب ہوگی۔ ○○

آزادی کے دوران جو خواب دیکھے تھے ان میں سے ابھی بہت سے ادھورے ہیں

گزرے ہوئے پچپن سال کا جائزہ ضروری

غریبی اور جہالت دو بڑے دشمن ہیں

راجیہ سبھا کی ڈپٹی چیئرپرسن نجمہ ہبت اللہ کا ایک انٹرویو

س: آزادی کی لڑائی کے دوران جو خواب دیکھے گئے تھے، وہ کس حد تک پورے ہوئے ہیں؟

ج: آزادی کے پچپن سالوں کا حاصل کیا ہے، اس کا اندازہ لگانا ضروری ہے لیکن اس کو ٹکڑوں میں کر کے نہیں دیکھا جاسکتا۔ گذشتہ ۵۵ سال میں ہندوستان نے کافی ترقی کی ہے۔ ۱۹۴۷ء میں جو عالم تھا، اب نہیں، ملک میں بہت ساری مشکلیں بھی ہیں۔ معاشی ترقی ہوئی ہے، زراعت کے میدان میں لوگ خودکفیل ہوئے ہیں۔ غربت کم ہوئی ہے لیکن کچھ چیزیں ایسی ہیں جو آزادی کے بعد ہماری ترجیحات کی فہرست سے غائب ہوگئی ہیں۔ ان میں سب سے اوپر تعلیم کو رکھا جاسکتا ہے۔ مولانا آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم تھے اور اس وقت انھوں نے مانگ کی تھی کہ تعلیم کا بجٹ ملک کے دفاعی بجٹ کے برابر رکھا جانا چاہیے۔ آج بھی میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ تعلیم کا بجٹ دفاعی بجٹ کے برابر ہونا چاہیے لیکن بدقسمتی سے یہ ابھی تک فیصلہ نہیں ہو سکا ہے۔

س: معاشی ترقی کے لیے ابھی جو پالیسی چل رہی ہے اس سے کیا آپ کو لگتا ہے کہ غربت دور ہوگی؟

ج: یہ تو ابھی نہیں کہا جاسکتا۔ حالانکہ معاشی پالیسیوں کے بارے میں یہ بات ظاہر ہے کہ اب کوئی بھی ملک پوری طرح سے اپنی آزاد پالیسی نہیں بنا سکتا۔ ہم نے بھی عالمی تجارتی تنظیم کی معاشی پالیسیوں پر دستخط کیے ہیں اس لیے اس کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں۔ یعنی معاشی میدان میں اب عالمی پالیسیاں چل رہی ہیں لیکن ہمیں دیکھنا چاہیے کہ ان پالیسیوں کا استعمال عام آدمی کے مفاد کے لیے کس طرح کیا جاسکتا ہے۔

س: نظرانداز کیے گئے لوگوں میں خواتین بھی شامل ہیں۔ آزادی اور جمہوریت کا فائدہ پوری طرح ان کو بھی نہیں مل پایا ہے۔ [illegible] کی کیا وجہ ہے؟

ج: اگرچہ غریبی اور جہالت اس کی دو وجوہات ہیں لیکن پالیسی کی خامیوں کو بھی اس میں دخل ہے۔ رہی بات خواتین بل کی تو میں اس کو جنسی امتیاز کے نظریے میں نہیں دیکھتی بلکہ میرا خیال ہے کہ مرد اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں اس سے ان کی سیٹ خطرے میں نہ پڑ جائے لیکن یہ کانگریس کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے کہ مقامی سطح پر خواتین ریزرویشن لاگو ہوگیا ہے۔ پنچایتوں، میونسپلٹیوں، کارپوریشنوں وغیرہ میں بھی خواتین کے لیے ریزرویشن [illegible] ہے اور ملک بھر میں لاکھوں کی تعداد میں عورتیں انتخابات میں حصہ لیتی ہیں۔

[illegible]

س: مدھیہ پردیش کے ایک گاؤں میں ایک عورت ستی ہوئی ہے۔ اکیسویں صدی میں بھی ہندوستان میں اس طرح کے واقعات ہو رہے ہیں۔ اس سے کیا آپ کو نہیں لگتا کہ خواتین کی سماجی حالت میں آج بھی کوئی خاص سدھار نہیں ہوا ہے؟

ج: عورتوں کی سماجی حالت اچھی نہیں ہے، اس بات کو ماننے میں مجھے کوئی جھجک نہیں ہے۔ [illegible] لیکن اس کے لیے صرف قانون کافی نہیں ہوں گے بلکہ مردوں کی ذہنیت میں بھی تبدیلی لانی ہوگی۔ عورتوں کو بیدار ہو کر اپنے حقوق کے لیے لڑنا ہوگا۔ [illegible] کے اختیارات کا استعمال ان کے شوہر کرتے ہیں۔

س: آپ کافی دنوں سے سیاست میں ہیں۔ گذشتہ کئی مواقع پر جب بھی صدر یا نائب صدر کی تقرری کی بات ہوئی ہے تو آپ کے نام کا ذکر ہوتا ہے لیکن کیا وجہ ہے [illegible]

[illegible]

گودھرا کے ملزمین

فساد بھڑکانے کے الزام سے باعزت بری

[illegible]

ملک وملت بچاؤ تحریک کی تیاریاں شباب پر

ملک وملت بچاؤ تحریک کے دفتر سے مفتی اشفاق احمد اعظمی نے اطلاع دی ہے کہ ملک وملت بچاؤ تحریک کے سلسلے میں پورے ملک میں جوش وخروش پایا جاتا ہے اور اس تحریک کا مسلمانوں، انجمنوں اور انصاف پسند سیکولر برادران وطن نے پرجوش خیر مقدم کیا ہے۔ تمام صوبہ جات میں ضلع کمیٹیوں کی تشکیل کا عمل پورے زور وشور سے ہو رہا ہے اور انتہائی منظم انداز پر انشاء اللہ کام ہو رہا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ گجرات میں حکومت نے عوامی جذبات کا خیال نہ کیا اور اس نے کسی وقت میں ... عوام تحریک کے تئیں ... اور حکومت کی اس مجرمانہ غفلت کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ صوبہ گجرات اور ملک میں ظلم کا عمل ... سے عوام تنگ آچکے ہیں وہ نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں مگر چھٹکارے کا کوئی راستہ نہیں مل رہا ہے۔ انشاء اللہ ملک وملت بچاؤ تحریک ہندوستان کے مظلوم انسانوں کے لیے کسی کرن کا باعث ہوگی۔

مشرقی یوپی میں جن اضلاع کی کمیٹیاں بن چکی ہیں ان کی فہرست ہمارے پاس آچکی ہے وہ درج ذیل ہیں۔

اراکین مجلس عمل ملک وملت بچاؤ تحریک -۲۰۰۲ء — ضلع گونڈہ، بلرام پور

۱۔ جناب مولانا عبدالحمید صاحب، پوسٹ ... ضلع گونڈہ (کنوینر)
۲۔ جناب مولانا عبدالرب صاحب مدرسہ فرقانیہ محلہ بیوا تیان، ضلع گونڈہ
۳۔ جناب مفتی نعمت اللہ صاحب مدرسہ فرقانیہ محلہ بیوا تیان، ضلع گونڈہ
۴۔ جناب مولانا بشیر احمد صاحب ... ضلع گونڈہ
۵۔ جناب مولانا محمد خالد صاحب، ... مدرسہ ... ضلع گونڈہ
۶۔ جناب مولانا ... صاحب، مدرسہ ... بلرام پور، ضلع گونڈہ
۷۔ جناب مولانا محمد شریف صاحب ... بلرام پور، ضلع گونڈہ
۸۔ جناب مولانا ضیاء الدین صاحب ... ضلع گونڈہ
۹۔ جناب مولانا ابو بکر صاحب مدرسہ فرقانیہ محلہ بیوا تیان، ضلع گونڈہ
۱۰۔ جناب حافظ محمد سعید صاحب ... ضلع گونڈہ
۱۱۔ جناب مولانا عبدالحق صاحب ... ضلع گونڈہ
۱۲۔ جناب مولانا ... صاحب ... ضلع گونڈہ

اراکین مجلس عمل ملک وملت بچاؤ تحریک -۲۰۰۲ء — ضلع بارہ بنکی

۱۔ جناب مولانا محمد سعید صاحب ... بارہ بنکی (کنوینر)
۲۔ جناب مولانا انوار احمد صاحب ... بارہ بنکی
۳۔ جناب مولانا ... احمد صاحب ... بارہ بنکی
۴۔ جناب مولانا ... صاحب امام مسجد ... بارہ بنکی
۵۔ جناب ڈاکٹر عبدالرشید صاحب ... بارہ بنکی
۶۔ جناب ... احمد ... بارہ بنکی
۷۔ جناب حاجی ... احمد صاحب ... بارہ بنکی

اراکین مجلس عمل ملک وملت بچاؤ تحریک -۲۰۰۲ء — ضلع قنوج

۱۔ جناب مولانا محمد ... صاحب ... مدرسہ ... ضلع قنوج (کنوینر)
۲۔ جناب مولانا محمد حلیم صاحب مدرسہ ... ضلع قنوج
۳۔ جناب محمد ... صاحب ... ضلع قنوج
۴۔ جناب حافظ محمد ... صاحب ... قنوج
۵۔ جناب مولانا ... صاحب ... قنوج
۶۔ جناب ... صاحب ... ضلع قنوج
۷۔ جناب حافظ ... صاحب ... قنوج
۸۔ جناب مولانا ... صاحب ... ضلع قنوج
۹۔ جناب مولانا ... صاحب ... ضلع قنوج

اراکین مجلس عمل ملک وملت بچاؤ تحریک -۲۰۰۲ء — ضلع لکھیم پور

۱۔ جناب مولانا اسلام الحق ... (کنوینر)
۲۔ جناب مولانا ... صاحب ... لکھیم پور
۳۔ جناب مولانا عبدالحمید خاں صاحب ... لکھیم پور
۴۔ جناب مولانا اسحاق احمد صاحب ... لکھیم پور
۵۔ جناب مولانا اقبال احمد صاحب ... لکھیم پور
۶۔ جناب مولانا محمد ... خاں صاحب ... لکھیم پور
۷۔ جناب مولانا عبدالرقیب صاحب ... لکھیم پور
۸۔ جناب مولانا عبدالمتین خاں صاحب ... لکھیم پور
۹۔ جناب مولانا ... خاں صاحب ... لکھیم پور
۱۰۔ جناب ... خاں صاحب ... لکھیم پور
۱۱۔ جناب ... خاں صاحب ... لکھیم پور
۱۲۔ جناب مولانا احسان اللہ صاحب ... لکھیم پور
۱۳۔ جناب مولانا ... صاحب ... لکھیم پور

اراکین مجلس عمل ملک وملت بچاؤ تحریک -۲۰۰۲ء — ضلع لکھنؤ

۱۔ جناب سید محمد ... صاحب ... لکھنؤ
۲۔ جناب خواجہ محمد ... ایڈوکیٹ ... لکھنؤ
۳۔ جناب ... صاحب ... لکھنؤ
۴۔ جناب ... صاحب ... لکھنؤ
۵۔ جناب ... احمد صاحب ... لکھنؤ

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

ایک کتاب ختم ہو گئی

جب کوئی دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے، تو اکثر تبصرے عموماً روایتی انداز کے لکھے ہوتے ہیں۔ اس طرح کا تبصرہ ہوتا مشکل ہے۔ ان کے ساتھ ایک دور ختم ہو گیا۔ میں ان کو خراج عقیدت پیش کرتے وقت ان تبصروں میں کوئی اضافہ نہیں کرنا چاہتا۔

کیفی اعظمی سے قریب ہونے کا مجھے موقع نہیں ملا۔ ...

کیفی صاحب سے عقیدت ...

...

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

فارمیسوٹیکل کے میدان میں اپنا کیریر بنائیں

عالمی معاشی مندی کے دور میں بھی فارمیسوٹیکل کے میدان میں کافی ترقی ہو رہی ہے۔ یہ میدان نہ صرف باصلاحیت نوجوانوں کے لیے ... بلکہ سائنس کے انداز میں تحقیق کرنے کی خوشی بھی دیتا ہے۔ ...

...

- گوا کالج آف فارمیسی، پنجی، گوا
- برلا انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی اینڈ سائنسز، پلانی
- ڈیپارٹمنٹ آف فارمیسوٹیکل سائنس ...
- ڈیپارٹمنٹ آف فارمیسوٹیکل سائنس ...
- ڈیپارٹمنٹ آف فارمیسوٹیکل سائنس ...
- ڈیپارٹمنٹ آف فارمیسوٹیکل سائنس ...
- مالی کیولر بائیولوجی ...
- انڈین انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل بائیولوجی، کلکتہ
- ڈیپارٹمنٹ آف فارمیسی ...
- جامعہ ہمدرد، ... نئی دہلی

مودی کی ہدایت پر پولیس نے گجرات [illegible]

کنسرنڈ سٹیزن ٹربیونل

نریندر مودی اب شاید یہ تسلیم کرتے ہوں کہ [illegible] کو انہوں نے کیا وعدہ دیکھا [illegible] ہوئے۔ ان کی کابینہ کے ایک وزیر نے سپریم کورٹ کے ایک سابق جج جسٹس کرشنا ایئر کی قیادت میں قائم کنسرنڈ سٹیزن ٹربیونل کو اس رات کو ہوئی اس میٹنگ کے بارے میں بتایا تھا جس میں مودی نے افسران اور پولیس افسران کو ہندوؤں کے ردعمل پر خاموش رہنے کا حکم دیا تھا اور یہ بات [illegible] دستوری اخبارات میں بھی چھپی تھی کہ کس طرح خود مودی کی کابینہ کے ایک سینئر وزیر نے ٹربیونل کو بتایا کہ گودھرا سانحہ والی رات کو

وزیر اعلیٰ مودی نے اپنے خاص لوگوں کو جمع کیا تھا ان میں احمد آباد کے اس وقت کے پولیس کمشنر پی سی پانڈے اور ریاست کے ڈی جی پی کے چکرورتی بھی تھے۔ یہ میٹنگ [illegible] کے ذریعے [illegible] پولیس افسران سے کہا گیا تھا کہ ہندوؤں میں فطری طور پر ہونے والے اس ردعمل کو روکنے کی کوشش نہ کریں جو گودھرا کے اس سانحہ کے بعد اب ہونا ہی ہے۔

جب یہ بات تحقیق ہوگئی تو مودی نے کہا کہ ٹربیونل کے پاس جانے والا کوئی اور [illegible]

[illegible]

مسئلہ کشمیر

علاقائی خود مختاری ہی [illegible]

حالانکہ جموں کشمیر کو خود مختاری دی جانا میرے نزدیک سب سے اچھا قدم ہوگا۔ اس لیے کہ اس سے ریاست کے تینوں علاقوں کی سیاسی، معاشی، سماجی اور ثقافتی ترقی ممکن ہو سکے گی۔ [illegible] مذاکرات کا [illegible] مرکزی حکومت یہ اشارہ دینے کی کوشش کر رہی ہے کہ وہ ریاست کو صرف محدود [illegible] اختیارات ہی دے سکے گی [illegible] مرکز کی طرف سے مذاکرات کار کی تقرری کا مطلب یہ ہے کہ مرکز جموں کشمیر کی خود مختاری پر بحث کرنا چاہتا ہے جبکہ ہمارا ماننا ہے کہ اس طرح کی کوششیں نہ تو جمہوری ہیں اور نہ ہی عوام کے لیے سود مند ہیں۔

وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ کی اس وقت خود مختاری کی مانگ صرف ایک انتخابی حربہ ہے [illegible] مطالبہ کی کون حمایت کر رہا ہے۔ اس طرح کا مطالبہ کرنے سے ایسا لگتا ہے کہ پہلے کبھی ریاست کی خود مختاری [illegible]

کو اب وہ واپس کر رہا ہے۔ مرکز سے زیادہ اختیارات مانگنے سے بہتر ہے کہ پہلے سے ملی ہوئی دستوری طاقت کو تینوں علاقوں جموں، کشمیر اور لداخ میں یکساں طور سے تقسیم کر دیا جائے۔ ریاست سے مرکز کے اچھے تعلقات کے لیے ۱۹۵۲ میں پنڈت نہرو اور شیخ عبداللہ کے درمیان "دلی معاہدہ" ہوا تھا۔ اس وقت ریاست کے دائرہ اختیار کے ساتھ مکمل خود مختاری کی مانگ بھی کی گئی تھی۔ [illegible] ۱۹۵۲ کو نہرو نے شیخ عبداللہ کے ساتھ ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ ریاستی حکومت مکمل خود مختاری دینے کے موضوع پر غور کر رہی ہے۔ اس وقت جن سنگھ، ہندو مہاسبھا اور پرجا پریشد نے اس کی زبردست مخالفت کی تھی۔ نومبر ۱۹۵۲ میں اس کے خلاف جموں پرجا پریشد نے ایک تحریک بھی چلائی [illegible] شیاما پرشاد مکھرجی نے نہرو کی [illegible] تحریک واپس لینے کی اطلاع دی تھی۔

"دلی معاہدہ" کو قبول کرتے ہوئے انہوں نے [illegible] اختیارات [illegible] اس مسئلہ پر اپنا رخ بدلتے ہوئے کہا تھا کہ علاقائی خود مختاری کی مانگ قوم مخالف ہے۔ اس وقت یہ بھی کہا گیا تھا کہ [illegible]

[illegible] ریاست کے تعلقات [illegible] ۱۹۵۳ کو شیخ عبداللہ کی حکومت برخاست کر کے ان کو حراست میں لے لیا گیا۔ [illegible]

ہم گفت و شنید کے لئے ہی [illegible]

[illegible]

بھارت کے ہم ہیں باسی، بھارت وطن ہمارا

قاری محمد اسحاق حافظ مہار پوری

فردوس سے بھی اچھا، ہم کو چمن ہمارا
[illegible]
بھارت کے ہم ہیں باسی، بھارت وطن ہمارا
[illegible]

عالم اسلام

مصر کے سفیر کو اعزاز

ہندوستان میں مصر کے سفیر جہاد ماضی کو ڈپلومیسی میں عمر بھر کے کارنامہ کے اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ یہ ایوارڈ ایک جاپانی ادارہ [illegible] کی طرف سے دیا گیا۔ گذشتہ ہفتے ایک تقریب میں سابق وزیر اعظم مسٹر آئی کے گجرال نے ان کو اس ایوارڈ سے نوازا۔ یہ ایوارڈ مختلف ممالک خاص کر عرب اور اسلامی ممالک کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات کو فروغ دینے کے لیے ایک غیر سرکاری تنظیم [illegible] نے شروع کیا تھا۔

افغانستان میں ۱۲ لاکھ ۳۰ ہزار بچوں کو پولیو کے ٹیکے

جنوب مشرقی افغانستان میں یونیسف کے تحت چلائی جا رہی تین روزہ پولیو مخالف مہم کے تحت گذشتہ ۱۲ لاکھ ۳۰ ہزار بچوں کو ٹیکے لگائے گئے۔ یونیسف کے ترجمان ایڈورڈ کارواردائن نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اس سال افغانستان میں پولیو کے صرف دو معاملات کی تصدیق ہی ہوئی ہے جبکہ ۲۰۰۱ میں پولیو کے ۱۱ معاملے سامنے آئے تھے۔ مسٹر ایڈورڈ نے کہا کہ ہمیں خوشی ہے کہ ہماری مہم کافی موثر ثابت ہو رہی ہے۔

پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان دو معاہدوں پر دستخط

بنگلہ دیش اور پاکستان کے درمیان تاریخی سیاسی اور تہذیبی تعلقات قائم کرنے کے لیے دو سمجھوتوں پر دستخط ہوئے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق یہ سمجھوتے پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف اور بنگلہ دیش کی وزیر اعظم بیگم خالدہ ضیاء کے درمیان بات چیت کے بعد طے پائے۔ اس بات چیت میں باہمی دو طرفہ اور علاقائی امور پر تفصیل کے ساتھ تبادلہ خیال کیا گیا۔

بنگلہ دیش میں پاکستانی شہریوں کی زبوں حالی

تقریباً تین لاکھ لوگوں کو ابھی تک بنگلہ دیش کے مختلف حصوں میں قائم ۶۶ کیمپوں [illegible] میں رہنا پڑ رہا ہے۔ ان کیمپوں میں سیوریج اور پانی کی سپلائی جیسی بنیادی سہولیات کا سخت فقدان ہے۔ ان میں رہنے والے [illegible] لوگ ہیں جنہوں نے بنگلہ دیش کی حصول آزادی کے بعد پاکستان کے ساتھ [illegible] کی خواہش ظاہر کی تھی لیکن پاکستان [illegible] ابھی تک [illegible] نہیں لے جا سکے ہیں۔

عراق کے پاس ایٹم بم؟

امریکی ایجنسی نے کہا ہے کہ عراق کے پاس کم سے کم ایک ایٹم بم ہے۔ عراقی حکومت ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں استعمال ہونے والا [illegible] کا خصوصی ساز و سامان حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ [illegible] کے مطابق عراق کے ایجنٹ ایٹمی اسلحہ کے لیے امریکہ میں المونیم ٹیوب خریدنے کی کوشش کر رہے ہیں جو کہ ایٹم بم کا ایک اہم حصہ ہے۔ جبکہ عراق کے ترجمان نے اس خبر کو [illegible] بتایا ہے۔

بے نظیر کو گرفتاری کا خوف [illegible]

پنجاب کے قائم مقام گورنر اسپیکر [illegible] نے عہدے کا حلف لینے کے بعد اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ اگر بے نظیر بھٹو پاکستان واپس آئیں گی تو انہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔

عالمی خبریں

تائیوان چین کا ایک حصہ: چین

چین نے صاف کہا ہے کہ تائیوان چین کا حصہ ہے اور وہ کسی بھی حالت میں اس کو ایک آزاد ملک کے طور پر تسلیم نہیں کرے گا۔ چین نے یہ ردعمل تائیوان کے صدر کے اس بیان پر ظاہر کیا ہے جس میں انہوں نے تائیوان کے مستقبل کیلئے رائے شماری کرانے کی دلیل کو صحیح ٹھہرایا تھا۔ چین نے ٹوکیو میں آزادی کے حامی تائیوانی وطن دوستوں (تائیوان ایسوسی ایشن) کے بیان پر بھی اعتراض کیا۔ چینی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ دنیا میں صرف ایک چین ہے اور تائیوان اس کا ایک حصہ ہے۔

نیلسن منڈیلا سو افریقی قائدوں میں شامل

جنوبی افریقہ کے سابق صدر نیلسن منڈیلا کو دورِ جدید کے سو افریقی قائدوں میں شامل کیا گیا ہے۔ اپنی خود نوشت "آزادی کی جانب طویل سفر" کے لیے ایوارڈ وصول کرتے ہوئے مسٹر منڈیلا نے افریقی قائدوں سے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ افریقی اپنی بدحالی کیلئے نوآبادیاتی نظام کو قصوروار ٹھہرانا بند کریں۔ نوبل انعام یافتہ مسٹر منڈیلا نے کہا کہ ملک کی ترقی صرف سیاستدانوں کی نہیں بلکہ قائدوں، فنکاروں اور دانشوروں کی بھی ذمہ داری ہے۔

دیو مالا: تاریخ نہیں محض قصے کہانیاں

مشہور تاریخ داں محترمہ رومیلا تھاپر نے اس بات پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے کہ کچھ حلقے ہندوستانی تاریخ کو جان بوجھ کر مسخ کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ دیو مالائی قصوں کو تاریخ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ تاریخ کے لیے قابلِ اعتماد دلائل اور شواہد کی ضرورت ہوتی ہے لیکن جہاں ایسی شہادتیں نہیں ہوتیں وہاں تاریخ محض ایک تصور بن کر رہ جاتی ہے۔

گھوڑے کو مصنوعی ٹانگ لگائی

ریکجاوک میں بارہ سالہ ایک گھوڑے کی ٹانگ کاٹ کر اسے مصنوعی ٹانگ لگائی گئی ہے۔ اب ۱۰۰ گرام کے بل چل پھر سکتا ہے۔ یہ ایک نادر واقعہ ہے۔ ۱۲ سالہ اس گھوڑے کی اگلی ٹانگ ایک بیماری کی وجہ سے کاٹ دی گئی تھی جس کی وجہ سے اس کا چلنا پھرنا مشکل ہو گیا تھا۔ پہلے اس گھوڑے کو لکڑی اور چمڑے کی ٹانگ لگائی گئی لیکن وہ کامیاب نہیں رہی۔ اب اس کے لیے کاربن فائبر کی ٹانگ بنائی گئی ہے اس میں مصنوعی جوڑ بھی ہے اور بال بھی۔

ہانگ کانگ: زہریلی چھپکلی سے دہشت

ہانگ کانگ کے ایک شہری علاقہ کے لوگوں نے گھبرا کر پولیس کو فون کیا کہ یہاں ایک مگرمچھ آ گیا ہے لیکن پتہ چلا کہ وہاں عمارتوں کے درمیان ایک بہت بڑی چھپکلی گھوم رہی تھی۔ ایک اطلاع کے مطابق دن کے وقت فلیٹ بوس عمارتوں میں کئی جگہ دیکھی گئی رات کو اس نے ایک وین کے نیچے پناہ لی۔

کناڈا میں سات گلیمروں پر پابندی

کناڈا نے سات گلیمروں کو دہشت گرد تنظیم قرار دے کر اپنے شہریوں کو ان تنظیموں سے تعلق رکھنے کے خلاف خبردار کیا ہے۔ حکومت نے کہا کہ ان گروہوں کے اڈے بند کیے جائیں گے اور اگر یہ کناڈا میں اپنی سرگرمیاں چلاتے ہوئے پکڑے گئے تو ان سخت سزا دی جائے گی اور ان سے تعلق رکھنے والے شہریوں کو نتائج بھگتنا پڑیں گے۔

...ت قتل عام کی طرف سے آنکھیں بند کر لی تھیں

...کے شرکاء کا سنسنی خیز انکشاف

وزیر اعلیٰ مودی نے اپنے تمام افسران کو ہدایت دی تھی کہ کیا کہنا چند دنوں میں جو کچھ ہونے جا رہا ہے اس میں کوئی بھی دخل نہ دیں۔" انہوں نے مزید کہا ہے کہ "میرے خیال سے ہم سے بات کرنے والے دو قسم کے لوگ تھے۔ ایک وہ تھے جو فسادات سے پہلے اور فسادات کے دوران ترقی پر تھے اور عدالت میں پیش رہے تھے لیکن اب وہ پچھتا رہے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ تھے جنہوں نے ہندو دہشت گردی کی حمایت تو کی لیکن بعد میں یہ محسوس کیا کہ وزیر اعلیٰ تو حد سے گزر گئے ہیں اور یہ ٹھیک نہیں ہے۔ یہ طے ہے کہ ہم ان لوگوں کی شناخت بالکل نہیں بتائیں گے لیکن اتنا ضرور کہیں گے کہ صرف ایک وزیر نہیں تھا جس نے ہم کو یہ سب بتایا بلکہ ان میں دوسرے سیاستداں، بڑے پولیس اور انتظامی افسران بھی شامل تھے۔

جسٹس ساونت کے مطابق ٹریبونل نے ایسے بہت سے ٹھوس ثبوت اکٹھے کیے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ پولیس نے گجرات قتل عام کی طرف سے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ جو پولیس اور انتظامی افسران ۲۷ فروری کی رات کو مودی کی میٹنگ میں موجود تھے انھوں نے اپنے افسران کی طرف سے قتل عام کے دوران پوری کوتاہی برتی تھی۔ اس قتل عام میں مودی کی براہ راست شمولیت ثابت کرنے کے لیے ان افسران سے جرح کرنا ضروری ہو گا جو ۲۷ فروری کی اس میٹنگ کے بارے میں جانتے تھے لیکن یہ کام مشکل ہے کیونکہ انھوں نے اپنی شناخت کو پوشیدہ رکھتے ہوئے ہی ٹریبونل کو یہ بات بتائی ہے بلکہ اپنے کیریئر کو داؤ پر لگا کر وہ کورٹ میں یہ سب کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں گے۔ علاوہ ازیں عدالت میں اس بات کو ثابت کرنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ ان لوگوں کے بیانات بھی پیش کیے جائیں جو اس رات کو میٹنگ میں موجود تھے۔

ٹریبونل کے ایک اور رکن اور سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس ہوسبیٹ سریش نے بھی ۲۷ فروری کی رات کو ہوئی اس میٹنگ کی تصدیق کرتے ہوئے "آؤٹ لک" سے کہا کہ "ہاں ایک سینئر وزیر ہمارے سامنے پیش ہوا تھا۔ وہ ۳۵ سے ۴۰ منٹ تک ہمارے سامنے گجرات قتل عام کے بارے میں بتاتا رہا۔"

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

...واحد حل ہے

مشہور کشمیری رہنما بلراج پوری کا تجزیہ

...علاقوں کو ترقی کا یکساں موقع ملے۔ ۲۳ اپریل ۱۹۵۲ء کو جموں میں نیشنل کانفرنس کے جلسہ میں شیخ عبداللہ نے دہرایا کہ وہ ریاست کے تینوں علاقوں کو یکساں طور سے اختیارات دینے کے حق میں ہیں لیکن وہ ایسا کر نہیں پائے۔

علاقائی خود مختاری کے مسئلہ پر وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے ۱۹۹۸ء میں میری صدارت میں ایک پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دیا تھا۔ ایڈوکیٹ جنرل ایم کے سکریٹری، پروفیسر بشیر الدین اور سیکریٹری اس کمیٹی کے رکن تھے۔ کمیٹی کو علاقائی خود مختاری پر ایک رپورٹ تیار کرنی تھی لیکن کچھ وجوہات سے کمیٹی کی تشکیل کا نوٹیفکیشن جاری نہیں ہو سکا۔ بات یہیں پر ختم نہیں ہوئی۔ نومبر ۱۹۹۶ء کو میری صدارت میں پھر ایک پانچ رکنی کمیٹی بنی جس میں محمد شفیع اُڑی، مبارک شاہ، مشتاق بخاری اور محمد رہبر شامل تھے۔ ہوتے ہوئے علاقائی ضرورت کو دیکھتے ہوئے جموں، کشمیر اور لداخ تینوں علاقوں پر بھی خود مختاری رپورٹ پر اپنا کام شروع کیا۔ جس میں سیاسی انتظامی اور مالیاتی امور کو یکساں طور پر رکھا گیا۔ اس میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ ریاست کی تمام زبانوں کو یکساں طور سے فروغ دے گا۔ ریاستی ساتھی اکیڈمی وزیر اعلیٰ کے ماتحت نہ ہو کر خود مختار ادارہ ہوگی۔ اس کمیٹی نے علاقائی خود مختاری پر رپورٹ تیار کر کے اسے جون ۱۹۹۸ء میں ریاستی حکومت کو سونپ دیا۔ کمیٹی کی رپورٹ کے کچھ حصے لیک ہو گئے۔ اس بات پر کافی شور و غل ہوا۔ کمیٹی نے ریاست کو 8 علاقوں میں بانٹنے کی سفارش کی تھی۔ اس میں سے کچھ علاقے فرقہ وارانہ بنیاد پر بنائے گئے تھے جس سے ۱۹۴۷ء جیسے حالات پیدا ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ ریاستی حکومت پھر بھی خاموش نہیں بیٹھی۔ اس نے اس متنازعہ رپورٹ کو ایک ماہر کمیٹی کے حوالے کر دیا۔ اس ایک رکنی کمیٹی کا سربراہ جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے کشمیر معاملات کے ماہر پروفیسر ریاض پنجابی کو بنایا گیا۔ پتہ چلا ہے کہ پروفیسر پنجابی نے اپنے تجزیے و آراء کے ساتھ اس رپورٹ کو ریاستی حکومت کو لوٹا دیا ہے لیکن ریاستی حکومت اس رپورٹ پر بھی کچھ بولنے کو تیار نہیں ہے۔ میری پختہ رائے ہے کہ میرے ادارے تیار کی گئی رپورٹ کو لاگو کرنے سے ریاست کی ترقی ایک میل کا پتھر ثابت ہو گی لیکن مرکزی حکومت اور ڈاکٹر فاروق کے درمیان جو گہرا تعلق ہے اس سے نہیں لگتا کہ ایسا کچھ ہو پائے گا۔ □□

...قت تیار ہیں

حریت رہنما مولوی عباس انصاری کا انٹرویو

...والے ہمارے یہاں آئے تو ان کو بتائیں گے... اگر پھر بھی فوجی طریقہ جاری رہا تو کشمیری عوام کو معلوم ہو جائے گا کہ اس کا حل صرف کشمیری کر سکتے ہیں اور پھر ہمارے لوگوں کا اصل مطلب سب کے سامنے آ جائے گا۔

■ آپ انتخاب میں حصہ لیں اور منتخب ہو کر کے بات میں آئیں کیا ممکن نہیں؟

■ یہ انتخابات آزادانہ اور منصفانہ نہیں ہوں گے...

آخر اسی کا نام ہے آزادیٔ چمن؟

(فکری محمد اسحاق حافظ سہارن پوری)

ہاں واقعی کسی کو شعور نظر نہ تھا
ایسا تو واقعات سے میں بے خبر نہ تھا
کب تیری یاد دل میں مرے جا گزیں نہ تھی
کیسے کہوں کہ دوستوں کی یاد کچھ نہ تھی
گردش کی زد سے بچ نہ سکا کوئی بھی شجر
منزل ہے اب بھی دور تو نکلا ہوں پر سفر
...
مقتل میں آن کی میں کی کوئے بے ہنر نہ تھا
لیکن یہ بات اور ہے، مجھ پہ اثر نہ تھا
تیرا خیال کب مجھے شام و سحر نہ تھا
ہمدرد و غم گسار کوئی بھی اگر نہ تھی
طوفان حادثات کا کس پر گزر نہ تھا
...
اس کا ہی نام ہے آزادیٔ چمن؟
...


بھاگیداری
عوام - سرکار شراکت
آئیے اس یوم آزادی کو ہم عوام - سرکار ساجھیداری کے پروگرام - "بھاگیداری" کی کامیابی اور دلّی کو اور بہتر، خوبصورت اور زیادہ سہولتوں سے آراستہ بنانے کے عزم کے ساتھ منائیں۔
محترمہ شیلا دکشت
وزیر اعلیٰ، دلی
میری دلی
میں ہی سنواروں
دلّی
سرکار

نائب صدر کے عہدہ کے لئے اپوزیشن کی زبردست جدوجہد کے باوجود

شیخاوت کامیاب

این ڈی اے کے امیدوار اور راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ بھیروں سنگھ شیخاوت ملک کے ۱۲ ویں نائب صدر ہوں گے۔ انھوں نے ۱۲ اگست کو ہونے والے انتخاب میں اپوزیشن کے امیدوار سشیل کمار شندے کو ۱۴۹ ووٹوں سے شکست دے کر کامیابی حاصل کی ہے۔ اس انتخاب میں کراس ووٹنگ بھی ہوئی ہے جس کا فائدہ بھی شیخاوت کو ہی ملا ہے۔ [illegible]

[illegible]

مدر ٹریسا آزادی کے بعد عوام کی سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیت

"آوٹ لک" کے ایک سروے میں انکشاف

[illegible]


ہندوستان صرف ٹکڑا نہیں ہے ارض کا،
مجسم قوم ہے جیتا جاگتا!
ہم جئیں گے تو اس کے لیے
مریں گے تو اس کے لیے!

15 اگست، 2002

بقیہ: دورۂ گجرات — ص ۱ سے

[illegible]

بقیہ: میزان — ص ۸ سے

[illegible]

بقیہ: پاپولرٹی بری — ص ۳ سے

[illegible]

بقیہ: منظر پس منظر — ص ۱۲ سے

[illegible]

ملک وملت بچاؤ تحریک کے لئے ہر ضلع میں کمیٹیاں تشکیل دی جائیں

[illegible]

جمعیۃ علماء بری پورہ کی طرف سے وزیر اعلیٰ کو میمورنڈم

[illegible]

بقیہ: گجرات قتل عام — ص ۱ سے

[illegible]

بقیہ: ملک وملت بچاؤ تحریک کی تیاریاں — ص ۵ سے

[illegible]

(باقی آئندہ)

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI

Posting Date - 19/20 Aug. 2002

23 - 29 August 2002

R. N. I. NO. – 38985/82

Postal Registration No. – DL – 11052/ 2002

منظر پس منظر

منصوبہ رضی عادل کا دیکھا

دہشت گردی ۔ بنیادی اسباب ۔ بش کا منصوبہ

دہشت گردی

دہشت گردی کی کوئی مسلمہ اور متفقہ تعریف اب تک متعین نہیں کی جا سکی ہے تاہم یہ اصطلاح عالمی سطح پر استعمال کی جا رہی ہے۔ حکومتیں اپنے سیاسی مخالفین کے تشدد اور غم و غصہ کے اظہار کو دہشت گردی قرار دیتی ہے اور ان کے سیاسی مخالفین حکومت کی سخت یا فوجی کارروائیوں کو سرکاری دہشت گردی کا نام دیتے ہیں۔ لغوی معنی کے اعتبار سے دہشت گردی ایک پرانی چیز ہے اور اس کی ابتدا بھی افراد یا گروہوں کے پرتشدد اور خوف و ہراس پھیلانے اور لوٹ مار کرنے سے ہوئی ہے۔ لیکن اب یہ سیاسی تشدد اور جارحانہ احتجاج کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ در حقیقت جسے دہشت گردی کہا جاتا ہے، وہ تشدد کا اشتعال انگیز اظہار ہوتا ہے جس کے نتیجے میں منظم سرکاری طاقت تشدد کا بے جا استعمال کرتی ہے۔ لیکن اس سے دہشت گردی کا خاتمہ نہیں ہو جاتا کیونکہ آگ کو آگ سے ختم نہیں کیا جا سکتا بلکہ اسے پانی سے بجھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر چہ ان کے ملکوں میں تشدد کی تعریف پر اتفاق رائے نہیں ہے لیکن تقریباً سبھی ملکوں کے حکمراں تو لے کسی طور پر اس بات پر متفق ہیں کہ منتخب یا مسلمہ حکومت کے خلاف کوئی بھی پرتشدد احتجاج اور مظاہرہ دہشت گردی ہے لیکن یہ نہیں سوچا جاتا کہ دہشت گردی کے سوتے کہاں ہیں، اس کے اسباب کیا ہیں اور یہ کون سی انسانی غلطیوں کا نتیجہ ہوتی ہے مگر ان کی ابتدا اور نوعیت الگ الگ ہوتی ہے۔ اکثر ملکوں میں دہشت گردی کی وارداتوں کو ملک توڑنے کی کوشش قرار دیتی ہیں جیسے ہندوستان میں کشمیر کی شورش، شمال مشرقی ہند میں ناگا، میزو اور بوڈو قبائل کی علاحدگی پسند تحریکوں کو ملک توڑنے کی کوشش کہا جاتا ہے۔ سری لنکا میں تمل ایلموں کی تحریک کو بھی ملک توڑنے کی کوشش قرار دیا جاتا ہے۔ اسی طرح انڈونیشیا میں عیسائیوں اور دوسرے لوگوں کی شورش کو ملک توڑنے کی تحریک کہا جاتا ہے۔ فلپائن میں مورو مسلمانوں کے آزادی کے مطالبات کو بھی ایسا ہی کہا جاتا ہے۔ روس میں چیچن باغیوں، عراق میں کردوں کی شورش اور اسی طرح دیگر ملکوں میں دہشت گردی کے پیچھے کچھ اسباب ضرور ہیں گے۔

بنیادی اسباب

اس سلسلے میں ایک عجیب و غریب صورت حال یہ ہے کہ دہشت گردی کی لعنت سے چھٹکارا پانے کے لیے کسی بھی ملک کے حکمراں اس حقیقت پسندی سے کام نہیں لیتے کہ دہشت گردی در اصل ناانصافی، استحصال اور عدم توازن سے اور اس کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایک بیماری ہے جس کے مؤثر علاج کے لیے بیماری کے اسباب سمجھنا اور دور کرنا ضروری ہے۔ دہشت گردی کی طاقت کو اس سے بھی بڑی طاقت سے کچل دینا اس کا علاج نہیں ہے۔ یہ طریقہ اختیار کرنے سے دہشت گردی کا مرض کسی ایک یا چند مقامات پر دب تو سکتا ہے مگر ختم نہیں کیا جا سکتا۔ بعض اوقات تو طاقت کا جواب طاقت سے دینے کا اثر الٹا ہوتا ہے اور "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کے مصداق دہشت گردی ختم نہیں ہوتی بلکہ اور زیادہ پھیلتی جاتی ہے۔ امریکہ نے افغانستان میں دہشت گردی کے خلاف جنگ شروع کی مگر اس کا خاتمہ نہ ہو سکا۔ البتہ افغانستان تباہ ہو گیا اور لاتعداد بے قصور شہری مارے گئے۔ سب کچھ ہونے کے باوجود امریکہ اب یہ کہہ رہا ہے کہ افغانستان میں القاعدہ کے دہشت گرد ابھی تک موجود ہیں اور وہ پاکستان میں بھی چھپے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف امریکہ کے خلاف عوام کا کہنا یہ ہے کہ دراصل سب سے بڑا دہشت گرد ہے اور اسی نے افغانستان میں دہشت گردی شروع کرائی اور اسے روسیوں کے خلاف استعمال کرکے تقویت پہنچائی۔ فلسطین میں اسرائیل کی منظم جارحیت بھی فلسطینی عوام کے خلاف دہشت گردی ہے جسے امریکہ کی حمایت حاصل ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ امریکہ جو آج دہشت گردی سے بچنے کے لیے بین الاقوامی محاذ قائم کیے ہوئے ہے، وہی اس لعنت کا اصل بانی ہے۔ امریکہ کی بدنام زمانہ خفیہ ایجنسی سی آئی اے مختلف ملکوں میں محض جاسوسی کے لیے نہیں بلکہ تخریبی کارروائیوں اور حکومتوں کا تختہ پلٹنے اور بھارتی پسند کی حکومت قائم کرنے کی غرض سے بھی قائم کی گئی تھی۔ بعد میں اسی کے طرز پر روس کی بدنام زمانہ جاسوسی ایجنسی کے جی بی اور ہندوستان میں را اور پاکستان میں آئی ایس آئی قائم کی گئی۔ ایک سے دوسرے ملک یا ملکوں میں جاسوسی کرانے کا سلسلہ اس سے بھی زیادہ قدیم ہے جتنی مختلف ملکوں کے درمیان سفارتی تعلقات کی تاریخ پرانی ہے۔ دوسرے ملکوں میں جاسوسی کرانے کا قدیم تاریخی رواج اب مختلف ملکوں میں تخریب کاری اور دہشت گردی یا منتخب حکومتوں کا تختہ پلٹنے کی سازشوں تک جا پہنچا ہے۔

بش کا منصوبہ

سی آئی اے روز اول سے یہ کرتی رہی ہے۔ حکومتوں کے مخالفوں کے ساتھ ساز باز، اسلحہ، مالی سامان اور دوسرے وسائل فراہم کرکے سرکاروں کا تختہ کرنے اور اپنی پسندیدہ حکومت قائم کرانے کے منصوبوں میں مشغول رہتی ہے۔ آج کل اس تخریب کاری کا نشانہ عراق ہے اور امریکی حکومت سی آئی اے کے ذریعہ کسی بھی طرح صدام حسین کی حکومت کا تختہ پلٹنے اور اس کی جگہ اپنی پسند کا حکمراں مسلط کرنے کی منصوبہ بندی پوری کوشش کر رہی ہے۔ امریکہ کے صدر جارج ڈبلیو بش اپنے اس مہم [illegible]

[illegible] ... ان کا مقصد یہ ہے کہ صدام کی حکومت کا خاتمہ کریں ... امریکہ ... عراق کی منتخب حکومت کے خلاف ... دہشت گردی ... عراق کے پڑوسی عرب ملکوں اور دوسرے ملکوں میں امریکہ کے خلاف احتجاج ... دہشت گردی کے ذریعہ ... امریکہ کے خلاف دہشت گردی ... پورے علاقے میں پھیل جائے گی۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

الجمعیۃ

پرنٹر و پبلشر	مولانا محمود مدنی
ایڈیٹر	محمد حنیف اختر
منیجر	ابوالحسن سوحائی
مقام اشاعت	مدنی ہال ۱۔ بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی ۲۔۱۱۰۰۰
مطبوعہ	[illegible]

آسام و بہار کے سیلاب زدگان کی بھرپور امداد کیجئے۔ جمعیۃ علماء ہند کی اپیل

آسام اور بہار میں سیلاب کی تباہ کاری اور جان و مال کی بربادی جس بھاری پیمانے پر ہوئی ہے وہ کسی پر مخفی نہیں ہے۔ سیلاب سے بڑی تعداد میں افراد متاثر ہوئے ہیں۔ متاثرہ علاقوں کی صورت حال بہت ہی سنگین ہے۔ بہار میں لاکھوں ایکڑ علاقے میں کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ درجنوں افراد جان بحق ہو چکے ہیں۔ یہی حال آسام کا ہے۔ وہاں کے سو اضلاع سیلاب کی زد میں آگئے ہیں۔ پچاس لاکھ افراد متاثر ہیں۔ غیر سرکاری اندازے کے مطابق درجنوں افراد کی جانیں گئی ہیں۔ صرف دھبری ضلع میں گیارہ سو سے زائد مواضعات متاثر ہیں۔ ۳۱۹۲ دیہات زیر آب ہیں۔ غذاؤں اور دواؤں اور بچوں کے لیے دودھ وغیرہ کی بھاری قلت ہے۔ بازآبادکاری اور متاثرہ افراد کی مدد کے لیے صرف حکومت پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے جمعیۃ علماء ہند نے اپنی تاریخی روایت کے مطابق بے گھر اور اجڑے ہوئے افراد کو ریلیف اور غذائی اشیاء کی فراہمی کا کام شروع کر دیا ہے۔

ایک خاندان کے لیے ایک ہفتہ کی ضروری اشیاء (دال، چاول، آٹا، تیل، نمک، پاؤڈر دودھ وغیرہ) پر ڈھائی سو روپے اور ایک معمولی رہائشی مکان پر دو ہزار روپے کا صرفہ آرہا ہے۔

تمام اصحاب خیر و درد مند حضرات سے اپیل ہے کہ حسب استطاعت جمعیۃ ریلیف فنڈ کی امداد میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہوں اور جمعیۃ کے وابستگان و احباب خصوصی توجہ سے کام لے کر حسب سابق جمعیۃ کی کڑی میں متاثرین کی بازآبادکاری میں تعاون کریں۔

(۱) جمعیۃ علماء ہند ۱۔ بہادر شاہ ظفر مارگ نئی دہلی ۲۔ فون: 011- 3311455, 3317729

نوٹ: چیک اور ڈرافٹ جمعیۃ علماء ہند JAMIAT ULAMA-I-HIND کے نام بنوائیں۔

جاری کردہ: شعبہ نشر و اشاعت، جمعیۃ علماء ہند ۱۔ بہادر شاہ ظفر مارگ نئی دہلی ۲

جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام ملک و ملت بچاؤ تحریک — ۱۵ ستمبر تک اگر مطالبات منظور نہ کیے گئے تو تحریک کی تاریخ طے جائے گی۔ — شعبہ نشر و اشاعت ملک و ملت بچاؤ تحریک